امام غزالیؒ

حُجّتُ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالیؒ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں ایران کے قدیم شہر طوس میں پیدا ہوئے۔ دینی اور ادبی علوم اپنے والد کے ایک دوست ابو حامد احمد رادکانی سے سیکھے۔ مزید تحصیل علم کے لیے نیشاپور گئے اور امام الحرمین ابو المعالی جوینی سے فیض اُٹھایا۔ فارغ التحصیل ہو کر ۴۸۴ھ میں مشہور سلجوقی وزیر نظام الملک طوسی کے قائم کردہ مدرسۂ نظامیہ بغداد میں مُدرس ہو گئے۔ چالیس برس کے تھے کہ حج کی سعادت حاصل کی۔ دس سال تک اسلامی ممالک کی سیاحت کی اور پھر وطن لوٹ آئے۔ کافی عرصہ مدرسۂ نظامیہ نیشاپور میں تدریس کرتے رہے۔ شروع میں وہ منطق و فلسفہ جیسے عقلی علوم کے زیرِ اثر زاہدِ خشک تھے۔ بعد میں اللہ نے انہیں معرفت کی روشنی عطا فرمائی اور وہ بہت بڑے صوفی بن گئے۔ اُن کی ساری زندگی باطل عقائد کی تردید میں صرف ہوئی۔

انہوں نے کردار سازی کی ضرورت پر زور دیا۔ اسلامی تصوّف کو مقبولِ عام بنانے میں اُن کی کوششوں کا بڑا حصہ ہے۔ وہ آخری عمر میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ انہوں نے ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء میں وفات پائی۔

غزالی ، عالمِ اسلام کے جلیل القدر عالم دین اور عظیم المرتبت صُوفی دانشور ہیں۔ انہوں نے مختلف اسلامی موضوعات پر، عربی اور فارسی میں تقریباً ستر کتابیں لکھیں۔ ان کی مشہور کتاب " کیمیائے سعادت " ہے، جو ان کی شہرۂ آفاق عربی کتاب " احیاء العلوم " کا فارسی خلاصہ ہے۔

سُلطان سنجر سلجوقی جیسے صاحبِ جاہ و جلال بادشاہ کے نام آپ کا ایک خط آپ کی عظمتِ کردار کا آئینہ دار ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کلمۂ حق کہنے کو فرضِ عین جانتے تھے اور عوامُ الناس کے مسائل کو بہت دردمندی سے محسوس کرتے تھے۔

نامۂ امام محمد غزالی به سلطان سنجر سلجوقی

ایزد تعالیٰ ملکِ اسلام را از مملکتِ دنیا برخوردار کُناد و آنگاه در آخرت پادشاهی ای دهاد که پادشاهی روی زمین در وی حقیر و مختصر گردد !

همت بُلند دار! چنان که اقبال و دولت و نَسَبَت بلند است و از خدای تعالیٰ جز به پادشاهی جاویدان قناعت مکن.

رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم می فرماید: "یک روزه عدل از سلطان عادل، فاضل تر است از عبادت شصت سالهٔ و امروز به حدّی رسیده است که عدلِ یک ساعت، برابرِ عبادتِ صد سال است.

بر مردمانِ طُوس رحمتی کُن که ظلم بسیار کشیده اند، و غلّه به سرما و بی آبی تباه شده، و درخت های صد ساله از اصل خُشک شده، و هر روستائی را هیچ نمانده مگر پُوستینی و مُشتی عیالِ گرسنه و برهنه، و اگر از ایشان چیزی خواهد همگنان بگریزند و درمیان کُوه ها هلاك شوند.

این داعی، بدان که پنجاه و سه سال عُمر بگذشت. چهل سال در دریایِ عُلُومِ دین غوّاصی کردتا به جائی رسید که سُخن وی از اندازهٔ فهمِ بیشتر اهلِ روزگار در گذشت.

در علوم دینی نزدیک هفتاد کتاب کرد. پس دنیا را چنان که بود، بدید و به جملگی بینداخت. و مدتی در بیت مدنی در بیت المقدس و مکه قیام کرد و بر سرمشهد ابراهیم صلواة اللّٰه علیه عهد کرد که پیش هیچ سلطان نرود و مال سلطان و مناظره و تعصب نکند، و دوازده سال بدین عهد وفا کرد! اکنون شنیدم که از مجلسِ عالی اشارتی رفته است به حاضر آمدن، فرمان را به مشهدِ رضاؑ آمدم، و نگاهداشتِ عهدِ خلیلؑ را به لشکرگاه نیآمدم!

ایزد تعالیٰ بر زبان و دِل عزیز آن را ناد که فردا در قیامت از آن خجل نباشد و امروز اسلام را از آن ضَعف و شکستگی نباشد!

(امام غزالیؒ)

فرهنگ

ایزد : الله

کناد : کرے (دعائیہ) [کُن+اد]

نَسَب : خاندان

بی آبی : خشک سالی

همگنان : تمام ، سب

به جملگی : مکمل طور پر

ضعف : کمزوری

ملک اسلام : بادشاہِ اسلام

اقبال : بخت

فاضل تَر : افضل

روستائی : دیہاتی

غواصی کردن : غوطہ لگانا

نگہداشت : حفاظت

پُوستین : چمڑے کا لباس ، عام لباس مراد ہے۔

مُشتی : (مُشت+ی) مٹھی بھر ، کچھ

عیال : اہل خانہ ، بیوی بچے

داعی : دعوت دینے والا ، خود مصنف مراد ہے۔

فرمان را : فرمان کے تحت ، حکم کی تعمیل میں

تمرین

-۱

۱- خط کے شروع میں کیا دُعا دی گئی ہے ؟

۲- عدل و انصاف کی کیا اہمیت بیان کی گئی ہے ؟